AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 3 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

اُردو مرثیہ پر عربی اثرات(انیس ودبیر کے خصوصی حوالہ سے)

ARABIC INFLUENCE ON URDU MARSIYA (WITH REFERENCE TO MIR ANIS AND MIRZA DABEER)

ڈاکٹر سیف اللہ
لیکچرار، شعبہ اُردو، گورنمنٹ گریجویٹ کالج، جڑانوالہ
ڈاکٹر سمیرا اکبر
(Correspondance Author)
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد

Abstract

Marsiya, as a literary genre in Urdu, holds a significant place in classical poetry, primarily focusing on elegies written to commemorate the martyrdom of Imam Hussain (A.S.) and his companions in the tragedy of Karbala. The roots of Marsiya, however, can be traced back to Arabic poetry, where elegiac expressions emerged from the deeply embedded tribal culture of pride, valor, and mourning. This article explores the influence of classical Arabic elegiac and rajaz poetry on Urdu Marsiya, with particular reference to the celebrated marsiya writers Mir Anis and Mirza Dabeer.

This study highlights how Mir Anis and Dabeer inherited and transformed the Arabic stylistic and thematic features into the rich, Persianized idiom of Urdu. Anis's powerful rajaz verses echo the Arabic tradition, combining rhetorical force with poetic elegance. Through comparative analysis, the article demonstrates how the pain, pathos, and ethical grandeur of Karbala were artistically enriched by this cross-cultural literary inheritance. Ultimately, the Arabic tradition provided Urdu Marsiya a classical framework that elevated its spiritual and emotional resonance.

Keywords: *Urdu Marsiya, Arabic Poetry, Rajaz, Mir Anis, Mirza Dabeer, Karbala, Islamic Literary Traditions, Cross-Cultural Poetic Exchange.*

دنیا میں جب سے شاعری کا پتہ ملتا ہے۔ اسی وقت سے شاعری میں ہر قوم کے شادی و غم کے واقعات کا سراغ ملتا ہے۔ پھر شاعری کو مختلف صورتوں پر تقسیم کیا گیا۔ معشوق سے باتیں کرنے کو غزل کہا گیا۔ بادشاہوں کی تعریف کو قصائد کا نام دیا گیا۔ مُردوں کی تعریف مرثیہ و نوحہ سے منسوب ہوئی۔ عربی شاعری میں مختلف اصناف شاعری کو برتا جاتا تھا اور ہر ایک کی ادب میں خاص شان تھی۔ اکثر عورتیں اپنے قبیلے کے کسی بہادر یا مشہور شخص کے مرنے پر اس کا نام لے کر بین کرتیں اور اس کے مشہور واقعات کو نظم میں ادا کرتی تھیں۔ شعرائے عرب بھی اکثر مشہور فیاضوں اور بہادروں کے حالات مرثیت کی شان میں لکھتے تھے۔ ایام جاہلیت کے اکثر مرثیے ادب کی کتابوں میں یادگار ہیں اور مسلمانوں نے بھی اس سے خاص دلچسپی ظاہر کی ہے۔

آزادی سے جو محاسن و معائب کسی قوم کے اندر پیدا ہو سکتے ہیں۔ وہ سب کے سب عربوں کے اندر موجود تھے۔ اسی آزادی کا ایک کرشمہ خودداری اور فخر و مباہات ہے۔ یہ فخر و غرور عربوں کے رگ و ریشہ میں اس قدر سرایت کر گیا تھا کہ ان کو اپنی نسل، کارناموں، زبان، قومیت، ملک حتیٰ کہ اپنے گھوڑوں، تلواروں اور نیزوں پر بھی فخر تھا۔ اسی خودداری اور حمیت کا نتیجہ روز کی خانہ جنگی تھی اور یہی جنگیں ان کی فخر و مباہات کے مظاہرے کا میدان تھیں۔ انھیں

Vol. 2, No. 3 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

لڑائیوں میں وہ دشمن کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے کارناموں اور اسلاف پر فخریہ رجز پڑھتے تھے۔ انھیں لڑائیوں میں اپنے مقتولوں پر بین کرتے تھے اور یہ ان کے مرثیے تھے۔

اس بنا پر عرب میں شاعری کا آغاز فخریہ نظموں سے ہوا جس کی ایک شاخ اور صورت مرثیہ ہے۔ ان کے مرثیے تازہ واقعات اور موقع واردات پر دلی جوش کے ساتھ کہے جاتے تھے۔ اس لیے ان کو ان نظموں پر غور و فکر، خیال آرائی اور مضمون آفرینی کا نہ وقت و موقع تھا نہ ضرورت و اقتضائے حال، اسی سبب سے جو محسوس کرتے تھے، زبان سے کہتے تھے اور جو کہتے تھے وہ اثر کرتا تھا۔ ان کے مرثیوں میں تمہید و تشبیب نہیں ہوتی تھی۔ اپنے رنج و غم، صدمہ و درد دل کا اظہار کرتے تھے۔ مرنے والے کے اوصاف گناتے تھے اور ان پر فخر و ناز کرتے تھے۔ اس لیے مرثیوں میں واقعات، جذبات، طرز بیان اور درد و تاثیر جو کچھ تھا بالکل اصلی، فطری، صاف اور سچا تھا۔

عربی اور اردو رجز کے بارے میں سید امجد علی اشہری لکھتے ہیں:

"عرب کی جنگوں میں رجز خوانی کا عام دستور تھا۔ ہر بہادر اور ہر پہلوان اپنے مقابل کے سامنے اپنے قبیلہ اور اپنے خاندان کی بہادری کا فخر اور اپنی شجاعت و شرافت کا ذکر کرتا تھا۔ عربی شاعری میں رجز کا خاص حصہ شامل ہے۔ شعرائے اردو میں یہ حصہ مرثیہ گویان لکھنو کے سوائے کسی کے حصہ میں نہیں آیا۔ ان میں میر انیس کے بیان رجز نے اردو کو خاص فخر کا موقع دیا۔ ایسے ایسے رجز لکھے کہ انسان پڑھے اور پہروں جھومتا رہے۔"(۱)

عربی شاعری میں امام حسین علیہ اسلام کا رجز ملاحظہ ہو:

مَنْ لہ جَدّ کجدی فی الوریٰ
اوکشیخی فانا ابن العَلَمین
فاطمۃ الزھراء امی و ابی
قاصم الکفر ببدرو حنین
عبداللہ غلامًا یافعًا
و قریش یعبدون الوثنین
یعبدون اللات و العزی معًا
وعلی کان صلی القبلتین
فابی شمسٌ و امی قمر
وانا الکوکب وابن القمرین(۲)

(دنیا میں کون ہے جن کا نانا مثل میرے نانا کے ہو یا مثل میرے باپ کے ہو پس میں دو علم زاہر کا فرزند ہوں۔ فاطمہ زہرا میری ماں ہے اور باپ میرا وہ ہے جس نے بدر و حنین میں کفر کے ٹکڑے کر دیے اور جس نے لڑکپن سے خدا کی عبادت کی حالانکہ اس وقت قریش دو بتوں کی عبادت کرتے تھے۔ قریش لات و عزیٰ کی عبادت کرتے تھے اور علی نے اس وقت تک دونوں قبلوں (بیت المقدس اور بیت الحرام) کی طرف نماز پڑھ لی تھی۔ پس میرا باپ آفتاب اور ماں میری ماہتاب ہے اور میں ستارا ہوں اور شمس و قمر کا فرزند ہوں۔)

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 3 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

عربی رجز کے بعد اب میر انیس کی معجز بیانی ملاحظہ ہو:

ہم وہ ہیں کہ اللہ نے کوثر ہمیں بخشا
سردارِیِ فردوس کا افسر ہمیں بخشا
اقبال علی خلق پیمبر ہمیں بخشا
قدرت ہمیں دی زور ہمیں زر ہمیں بخشا
وہ کون ہے جو صاحب تاج و سریر ہے
کون ومکاں میں کون بشیر ونذیر ہے
ہیں کس کے نام صفدر و کرار مرتضا
ذی علم و ذی سعادت و ذی النصرو ذی العطا
باذل وہی مظفر و منصور ہے وہی
غالب وہی ہے طور وہی نور ہے وہی
والد بہترین عرب ہے مرا پدر
روزِ ازل سے عاشقِ رب ہے مرا پدر
وہ کس کی والدہ ہے جو ہے بضعۃ الرسول
مرضیہ و رضیہ و صدیقہ و بتول
مریم کی عرض ہوتی تھی جس طرح سے قبول
سب مرتبے وہی تھے خدا سے اسے حصول(۳)

میر انیس کے مرثیہ میں صنائع وبدائع اور عربی الفاظ وتراکیب کا خوب صورت استعمال ملاحظہ کیجیے:

واللیل والضحیٰ ، رخِ روشن ، خط سیاہ
نعل و غزال و گل ، لب و رخسار و چشم شاہ
ابرو و زلف و رخ ، شب قدر و ہلال و ماہ
تبر و سناں زرہ ، مژہ و سرمہ نگاہ(۴)

ڈاکٹر تبسم کاشمیری لکھتے ہیں:

"انیس کا مرثیہ اس خاکہ سے عبارت ہے کہ جس میں چہرہ، سراپا، رخصت، آمد، رجز، جنگ، شہادت اور بین اجزائے ترکیبی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ مرثیہ کی یہی روایت انیس کو وراثت میں ملی تھی۔"(۵)

میر انیس نے قرآنی آیات کو اپنے مصرعوں میں بڑی خوب صورتی کے ساتھ پرویا ہے اور اس فن میں بھی میر انیس نے کمال دکھایا ہے، مثلاً:

آؤ کہ تم پہ پھونک دیں پڑھ کر وَاِنْ یَکَادْ
حُر پکارا بِاَبِی اَنْتَ وَ اُمّی یَا شَاہ
بولا وہ زور بھی رکھتا ہوں کہ تابع ہے سپاہ
کہا لا حول ولا قوہ الا باللہ
کس کے لیے اَکْمَلْتُ لکم دِیْنکُمْ آیا
اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ کا ملا ہے کسے پایا
انصاف کا اس وقت طلبگار ہوں تم سے
ہے کون مراد آیۂ لَا اَسْئَلُکُمْ سے(۶)

میر انیس اپنے مرثیہ میں عرب کے صحرا میں دوپہر کے وقت آفتاب کی تیزی اور گرمی کی شدت کی منظر نگاری عربی لفظیات و تراکیب کے ساتھ کرتے ہیں اور اس بیان میں وہ مبالغہ سے کام لیتے ہیں۔ یہ واقعہ کربلا کے سوزودرد کے لیے مناسب بھی تھا، اس لیے میر انیس نے اس مضمون کو خاص اہتمام سے لکھا ہے۔ صحرائے عرب میں گرمی کی شدت شعرائے عرب کے مخصوص انداز میں بیان کرتے ہیں:

وہ لوں ، وہ آفتاب کی حدت و تاب و تب
کالا تھا رنگ دھوپ سے دن کا مثال شب
خود نہر علقمہ کے بھی سوکھے ہوئے تھے لب
خیمے جو تھے حبابوں کے تپتے تھے سب کے سب
اڑتی تھی خاک خشک تھا چشمہ حیات کا
کھولا ہوا تھا دھوپ سے پانی فرات کا(۷)

عربی تلمیحات کا استعمال کرتے ہوئے میر انیس لکھتے ہیں:

گرجا جو رعد ابر سے بجلی نکل پڑی
محمل میں دم جو گھٹ گیا لیلٰی نکل پڑی(۸)

بعض تلمیحات بالکل جدید اور نہایت عجیب ہیں۔ جب حضرت قاسم دشمن کو مار کر گراتے ہیں تو حضرت عباس پکار کر کہتے ہیں:

کیا منہدم کیا کوہِ عصیاں کے میل کو
لو کوفیو گرا دیا حرفِ ثقیل کو(۹)

دیو ہیکل دشمن کو کوہِ عصیاں کا میل کہنا کس قدر موزوں ہے۔ دوسرا مصرع قصہ طلب ہے۔ حرف ثقیل کو گرانا صرف عربی کا قاعدہ ہے۔ شہر کوفہ کے علمانے عربی صرف و نحو کے اصول مرتب و منضبط کیے تھے۔ کوفیوں کو قواعد زبان سے خاص تعلق تھا۔ اُس وقت کوفہ کا لشکر میدان میں موجود ہے، اس لیے دشمن کو حرف ثقیل سے مشابہت دے کر اہل کوفہ سے خطاب کرکے ''لو کوفیو گرا دیا حرف ثقیل کو'' کہا۔

Vol. 2, No. 3 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

مرزا دبیر نے بھی میر انیس کی طرح رجز لکھے جس میں امام حسین علیہ اسلام حافظوں سے مخاطب ہو کر رجز کہتے ہیں:

یسین میں ہے خطبۂ تعریف مصطفےٰ
اور ہل اتیٰ میں منقبت شاہ لافتا
والفجر میں حسین کا ہے ذکر جابجا
نازل ہے آیہ آیہ مری شان میں جدا
والشفع مرتبہ میں علی و بتول ہیں
والوتر میرے نانا محمد رسول ہیں[10]

حافظوں سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں کہ "سورۃ یسین" میں میرے نانا کی اور "سورۃ ہل اتیٰ" (سورۃ انسان) میں میرے والد ماجد کی اور سورۃ الفجر میں خود میری اور میرے والدین اور جد امجد کی تعریف ہے۔ لفظ "والشفع" سے علی و فاطمہ اور لفظ "والوتر" سے محمد مصطفیٰ مراد ہیں۔ ان ہستیوں کی خدا تعریف کرتا ہے، ان کو قتل کرنے اور نام مٹانے آئے ہو۔

ایک اور مقام پر امام حسین علیہ السلام قرآن کی آیت کا حوالہ دے کر فرماتے ہیں:

قرآن میں قتل نفس کی حرمت ہے جابجا
سید کا خون حلال کہاں سے تمہیں ہوا
ہے نفسِ مصطفیٰ بخدا سبطِ مصطفیٰ
آخر جزائے مَنْ قَتَل مُؤْمِنًا ہے کیا
سید نہیں امام نہیں مقتدا نہیں
مومن بھی میں تمہارے عقیدہ میں کیا نہیں[11]

قرآن مجید میں آیت ہے:

"وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا"[۱۲]

(جو شخص کسی ایمان والے کو بالعمد (جان بوجھ کر) قتل کرے گا، اس کی جزا (سزا) یہ ہے کہ وہ ہمیشہ جہنم میں ملے گا۔)

تو امام حسین فرماتے ہیں کہ رسول خدا کا نواسا اور امام نہیں سمجھتے تو تمہارے عقیدے میں کیا میں مومن بھی نہیں ہوں۔

قرآن مقدس کے علاوہ حدیث پاک سے اکتساب کی بھی واضح مثالیں موجود ہیں۔ حضور علیہ السلام کی حدیث ہے:

"اوّل ماخلق الله نوری"[13]

(اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا کیا۔)

یہی مفہوم مرزا دبیر کے ہاں ملاحظہ کیجیے:

نے روز و شب اور نہ خورشید و قمر تھے
نے حور و ملائک تھے نہ جن تھے نہ بشر تھے
نے کوہ نہ دریا نہ بیاباں نہ شجر تھے
لوح و قلم و عرش و فلک کے نہ اثر تھے
واللہ کہ نہ کچھ بھی نہ تھا اور تھا بھی تو کیا تھا
بس ایک خدا دوسرا محبوبِ خدا تھا(۱۴)

کلام دبیر میں عربی الفاظ وتراکیب کی ایک مثال ملاحظہ ہو:

پیدا شعاع مہر کی مقراض جب ہوئی
پنہاں درازئ پر طاؤس شب ہوئی
اور قطع زلف لیلیٰ زہرہ لقب ہوئی
مجنوں صفت قبائے سحر چاک سب ہوئی
یوسف غریق چاہ سیہ ناگہاں ہوا
یعنی غروب ماہ تجلی نشاں ہوا
یونس دہاں ماہی شب سے عیاں ہوا
یعنی طلوع نیر مشرق ستاں ہوا
فرعون شب سے معرکہ آرا تھا آفتاب
دن تھا کلیم اور یدبیضا تھا آفتاب(۱۵)

مرزا دبیر کے ہاں قرآنی آیات اور احادیث سے اکتساب کی عمدہ مثالیں پائی جاتی ہیں:

اہل عطا میں تاج سر ہل اتیٰ یہ ہیں
اغیار لاف زن ہیں شہ لافتیٰ یہ ہیں
خورشید انور فلک انّما یہ ہیں
کافی ہے یہ شرف کہ شہ قل کفیٰ یہ ہیں(۱۶)

یہ بند حد درجہ دقیق ہے۔ ہر مصرع شرح کا محتاج ہے۔ سورہ ہل اتیٰ اہل بیت کی شان میں ہے۔ اہل بیت خود بھوکے رہے اور تین روز تک مسکین و یتیم واسیر کو اپنا کھانا کھلایا۔ دوسرے مصرع میں لاف زن اور لافتیٰ میں بھی جو لفظی رعایت ہے وہ ظاہر ہے۔"لافتیٰ الا علی لاسیف الا ذوالفقار" کی

Vol. 2, No. 3 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

مشہور حدیث کی طرف اشارہ ہے، جس کے ظاہری معنٰی یہ ہیں کہ جوان بہادر کوئی علی کے برابر نہیں اور تلوار کوئی ذوالفقار کی ہمسر نہیں۔ دوسرے مصرع میں قرآن کی دو آیات کی طرف اشارہ ہے۔

"اِنَّمَا یُرِیْدُ اللہُ لِیُذْہِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَہْلَ الْبَیْتِ وَیُطَہِّرَکُمْ تَطْہِیْرًا"[۱۷]

ایک مقام پر ارشاد ہے:

"اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رٰکِعُوْنَ"[۱۸]

یہ دو آیتیں ہیں جو اہل بیت کی شان میں آئی ہیں پہلی آیت کا ماحصل یہ ہے کہ خدا نے اہل بیت کو ہر قسم کی نجاست و گناہ سے پاک فرمایا ہے۔ یہ دلیل عصمت ہے۔ دوسری آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ رسول اور ان ایمانداروں کے سوا تم مسلمانوں کا اور کوئی ولی نہیں ہے۔ جو نماز کو قائم رکھتے ہیں اور زکوۃ کو اس حالت میں دیتے ہیں جب رکوع میں ہوتے ہیں آخری مصرع میں بھی جو "شہ قل کفی" اس آیت کی طرف اشارہ جو اہل بیت کی شان میں نازل ہوئی۔ وہ آیت یہ ہے:

"قُلْ کَفٰی بِاللہِ شَہِیْدًا بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ وَمَنْ عِنْدَہٗ عِلْمُ الْکِتٰبِ"[۱۹]

(کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان گواہی دینے کو اللہ کافی ہے اور (دوسرے) جن کے پاس اس کتاب کا پورا علم ہے۔)

آیۂ مذکورہ اہل بیت کی شان میں ہے، جن کو علم قرآن جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم فرمایا۔

عربی کی طرح فارسی میں بھی مرثیہ کہنے کے لیے کوئی خاص وضع اختیار نہیں کی گئی مگر اردو میں جناب خلیق و ضمیر نے مرثیہ کو ایک نئے قالب میں ڈالنے کی ابتدا کی اور میر انیس اور میرزا دبیر نے اس قالب میں وہ وسعتیں پیدا کیں، جو عربی اور فارسی دونوں کے حصہ میں نہیں آئیں اور جس سے اردو میں ایک قابلِ قدر اور لائقِ فخر ذخیرہ فراہم ہو گیا۔ جو شمعیں عربی اور فارسی کے عالی شان ایوانوں میں فانوسوں کے اندر روشن تھیں ان کو میر انیس اور میرزا دبیر نے جھاڑ کی صورت میں روشن کر کے اس کی نور فشاں روشنیوں سے بزم عالم کو روشن کر دیا۔

حوالہ جات

1۔ امجد علی اشہری، حیات انیس، آگرہ: آگرہ اخبار پریس، ۱۹۰۷ء، ص:۱۵۱

2۔ ایضاً، ص:152

3۔ ایضاً، ص:۱۵۳، ۱۵۵، ۱۵۶

4۔ حامد حسن قادری، مختصر تاریخ مرثیہ گوئی مع شاہکار انیس، نئی دہلی: مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، ۲۰۰۲ء، ص:۶۸

5۔ تبسم کاشمیری، ڈاکٹر، اردو ادب کی تاریخ (ابتدا سے ۱۸۵۷ تک) لاہور، سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۳ء، ص:۸۱۱

6۔ حامد حسن قادری، مختصر تاریخ مرثیہ گوئی مع شاہکار انیس، ص:70

7۔ ایضاً، ص:۶۱

8۔ ایضاً، ص:۷۴

9۔ ایضاً، ص:۷۸

10۔ افضل حسین ثابت، حیات دبیر، لاہور، جارج سٹیم پریس، ۱۹۱۵ء، ص:۲۲

Vol. 2, No. 3 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

11۔ ایضاً، ص:۲۰۳، ۲۰۴
12۔ القرآن، سورۃ النساء، آیت:۹۳
13۔ عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی، امام، مصنف عبدالرزاق، القاہرہ: دارالتاصیل، ۲۰۱۵ء، ص:۹۱
14۔ افضل حسین ثابت، حیات دبیر، ص:۱۲۷
15۔ ایضاً، ص:۱۳۷
16۔ ایضاً، ص:۱۲۷
17۔ القرآن، سورۃ الاحزاب، آیت:۳۳
18۔ القرآن، سورۃ المائدہ، آیت:۵۵
19۔ القرآن، سورۃ الرعد، آیت:۴۳

References:
1. Amjad Ali Ashhari, *Hayat-e-Anis*, Agra: Agra Akhbar Press, 1907, p. 151.
2. Ibid., p. 152.
3. Ibid., pp. 153, 155, 156.
4. Hamid Hasan Qadri, *Mukhtasar Tareekh-e-Marsiya Goi Ma'a Shahkar-e-Anis*, New Delhi: Maktaba Jamia Ltd., 2002, p. 68.
5. Dr. Tabassum Kashmiri, *Tareekh-e-Adab-e-Urdu (Ibtida Se 1857 Tak)*, Lahore: Sang-e-Meel Publications, 2003, p. 811.
6. Hamid Hasan Qadri, *Mukhtasar Tareekh-e-Marsiya Goi Ma'a Shahkar-e-Anis*, p. 70.
7. Ibid., p. 61.
8. Ibid., p. 74.
9. Ibid., p. 78.
10. Afzal Hussain Sabit, *Hayat-e-Dabeer*, Lahore: George Steam Press, 1915, p. 22.
11. Ibid., pp. 203–204.
12. *Al-Qur'an*, Surah An-Nisa, Ayah 93.
13. Abdul Razzaq bin Hammam Al-San'ani, *Musannaf Abdul Razzaq*, Cairo: Dar al-Ta'sil, 2015, p. 91.
14. Afzal Hussain Sabit, *Hayat-e-Dabeer*, p. 127.
15. Ibid., p. 137.
16. Ibid., p. 127.
17. *Al-Qur'an*, Surah Al-Ahzab, Ayah 33.
18. *Al-Qur'an*, Surah Al-Ma'idah, Ayah 55.
19. *Al-Qur'an*, Surah Ar-Ra'd, Ayah 43.

Bibliography

Abdul Razzaq bin Hammam al-San'ani. *Musannaf Abdul Razzaq*. Cairo: Dar al-Ta'sil, 2015.
Afzal Hussain Sabit. *Hayat-e-Dabeer*. Lahore: George Steam Press, 1915.
Amjad Ali Ashhari. *Hayat-e-Anis*. Agra: Agra Akhbar Press, 1907.
Hamid Hasan Qadri. *Mukhtasar Tareekh-e-Marsiya Goi Ma'a Shahkar-e-Anis*. New Delhi: Maktaba Jamia Ltd., 2002.
Tabassum Kashmiri, Dr. *Tareekh-e-Adab-e-Urdu (Ibtida Se 1857 Tak)*. Lahore: Sang-e-Meel Publications, 2003.

The Holy Qur'an:
Surah An-Nisa, Ayah 93.
Surah Al-Ahzab, Ayah 33.
Surah Al-Ma'idah, Ayah 55.
Surah Ar-Ra'd, Ayah 43.